ماڈیول ۲

نجاسات کے احکام

نجس کا معنی: پلید گی، گند گی

بعض علماء کہتے ہیں نجاست سے مراد ہر وہ چیز ہے جسے طبع سلیم، مستقذر گندا سمجھتی ہے اور اس سے نفرت کرتی ہے۔ اور لوگ اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جائے تو اسے دھوتے ہیں۔

اس تعریف کی بنیاد پر بلغم اور پیپ بھی نجس ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ ہر مستقذر طبع چیز نجس نہین ہوتی ہے بلکہ جس چیز کی نجاست پر صحیح دلیل آجائے وہ نجس ہو گی۔ بالفاظ دیگر: نجاسات توقیفیہ ہیں یعنی ہر وہ چیز نجس ہو گی جس کو شریعت نے نجس قرار دیا ہو یا دور کرنے کا حکم دیا ہو۔

نجاست کی اقسام

۱۔ آدمی کا پیشاب

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک بدوی آیا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اسے ڈانٹا تو نبی ﷺ نے انہیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو نبی ﷺ نے پانی کے ایک ڈول کا حکم دیا جو اس پر بہا دیا گیا۔ [بخاری]

۲۔ آدمی کا پاخانہ

عن ابوھریرہ رضی اللہ عنہ: إذا وطئ أحدكم بنعله الأذى فإن التراب له طهور

جب تم میں سے کوئی چلتے ہوئے اپنے جوتے سے پاخانے اور گندگی کو روندھے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ [ابوداؤد]

۳۔ ایک شبہ کا ازالہ

عن ابی السمح قال: فَأُتِيَ بحسن أو حسين -رضي الله عنهما- فَبَال على صدره فجئتُ أغسله فقال: يُغسَلُ مِنْ بوْل الجاريَة، ويُرَشُّ مِنْ بوْل الغُلام- [ابوداؤد]

لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے ماری جاتی ہیں۔

وعن علی رضی الله عنه انه قال: ويغسل من بول الجارية ينضح من بول الغلام ما لم يطعم-[ابوداؤد]

عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ، فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ، وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ[ابوداؤد]

انسان کا پیشاب نجس ہے بالاتفاق اور اس کا دھونا واجب ہے۔ البتہ، دودھ پیتے بچے کے پیشاب کو دور کرنے میں شریعت سے تخفیف دی ہے کہ اس کے پیشاب پر چھینٹیں ماری جائیں گی، دھونا ضروری نہیں ہے۔ احادیثِ مذکورہ میں یہی بات ہے۔

انہیں احادیث سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب نجس نہیں ہے۔ یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔

مذی: وہ سفید پتلا لیس دار پانی جو شہوت کے۔ اپنی اہلیہ سے بوس و کنار کرتے ہوئے یا جماع کے بارے میں سوچنے سے بغیر زور و جھٹکے کے نکلتا ہے۔

اس کے بعد سستی بھی واقع نہیں ہوتی۔ بسا اوقات اس کے نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی اور اس کے بارے میں نبی ﷺ سے کچھ پوچھنے سے حیا مانع ہوتی تھی کیونکہ آپ ﷺ کی صاحبزادی میرے عقد میں تھی، اس لئے میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: يغسل ذكره ويتوضا[اپنی شرمگاہ دھولے اور وضو کرے]۔[بخاری]

عن علی رضی الله عنه قال: كنتُ رجلًا مَذَّاءً فجعلتُ أغتسلُ في الشتاءِ حتى تَشَقَّقَ ظهري، فذكرتُ ذلك للنبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فقال : لا تفعلْ إذا رأيتَ المذْيَ فاغسِلْ ذكرَك وتوضأْ وُضوءَك للصلاةِ، فإذا فَضَخْتَ الماءَ فاغتسِلْ[ابوداؤد]

و فی رواية "... فقلت يا رَسولَ اللهِ، فكيف بما يُصيبُ ثوبي منه؟ قال: يكفيكَ بأن تأخُذَ كَفًّا مِن ماءٍ فتنضَحَ بها من ثَوبِك حيث ترى أنَّه أصابه منه-[ترمذی]

ومعنى النضح الغسل

۴۔ودی

۵۔حیض کا خون

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟آپ ﷺ نے فرمایا: تحتُّه، ثم تقرصُه بالماء، ثم تنضحه، ثم تُصلِّي فيه [پہلے اسے کھرچو، پھر پانی کے ساتھ مل کر دھولو، پھر اس میں پانی بہا کر اس میں نماز پڑھ لو۔[بخاری]

نوٹ: حیض کے خون کے علاوہ باقی خون میں کوئی بھی خون نجس و پلید نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر میں پڑاؤ ڈال دیا اور صحابہ سے کہا: آج رات کون ہمارا پہرہ دے گا؟ تو صحابہ میں سے ایک کھڑے ہو گئے۔ایک مہاجرین میں سے اور ایک انصار میں سے۔انہوں نے رات کا وقت پھرے کیلئے تقسیم کر لیا۔مہاجر صحابی سو گئے اور انصاری صحابی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ اچانک دشمن کے ایک آدمی نے انصاری صحابی کو دیکھا اور انہیں تیر مار دیا۔صحابی نے تیر نکال لیا اور اپنی نماز جاری رکھی۔پھر اس نے دوسرا تیر مارا اور تیسرا تیر مارا اور انہوں نے تیر نکال کر رکوع اور سجدہ کیا اور اپنی نماز مکمل کی۔پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو جگایا۔جب انہوں نے ان کو ایسی خون آلود حالت میں دیکھا تو کہا جب پہلی مرتبہ اس نے تمہیں مارا تو تم نے مجھے کیوں نہیں جگایا؟ انہوں نے کہا میں ایک سورت کی تلاوت کر رہا تھا کہ جسے کاٹنا میں نے پسند نہیں کیا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مذکورہ بالا حدیث [جس میں صحابی کو تیر لگنے کا واقعہ ہے] حکماً مرفوع ہے۔یہ عادۃ ناممکن ہے کہ آپ کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو۔اگر کثیر خون ناقص ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اسے ضرور بیان کر دیتے کیونکہ: تأخير البيان عن وقت الحاجة لا يجوز [ضرورت کے وقت سے وضاحت کو مؤخر کر دینا جائز نہیں ہے۔

اور اگر بالفرض یہ بات نبی ﷺ پر مخفی رہ گئی ہو تو اللہ تعالی پر یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی تھی۔تو، لہٰذا، اگر خون ناقص یا نجس ہوتا تو اللہ تعالی اپنے نبی ﷺ کی طرف وحی نازل فرما دیتے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ-تابعی-فرماتے ہیں: ہمیشہ سے مسلمان اپنے زخموں میں نماز پڑھتے چلے آرہے ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔ [فتح الباری ۱/۲۸۱]

نوٹ: اس کے علاوہ ساری روایات ضعیف ہیں۔

۶۔کتے کا لعاب

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إناءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ [جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالے تو اس مین جو کچھ ہے اسے گرادو اور پھر اسے سات بار دھو۔[مسلم]

نوٹ: کتے کا بقیہ مکمل جسم، گوشت، ھڈیاں، پسینہ، بال وغیرہ پاک ہیں۔

ماکول اللحم:

حیوانات کو خون بھی نجس نہیں ہے۔اسی طرح ان کی لید، گوبر اور پیشاب وغیرہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اونٹ کو نحر کیا تو اس کا خون اور اوجھ کا گوبر انہیں لگ گیا اسی وقت نماز قائم کردی گئی۔ انہوں نے بھی نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔[مصنف: عبدالرزاق ۱/۱۲۵]

" أنه نحر جزورا، فتلطخ بدمها وفرثها ثم أقيمت الصلاة فصلى ولم يتوضأ "

عن انس رضى اللہ عنه: قَدِمَ أُنَاسٌ مِن عُكْلٍ أوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَوَوْا المَدِينَةَ فأمَرَهُمُ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، بلِقَاحٍ، وأَنْ يَشْرَبُوا مِن أبْوَالِهَا وأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَتَلُوا رَاعِيَ النبيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، واسْتَاقُوا النَّعَمَ،..." [بخاری]

أتاني جبريلُ عليهِ السَّلامُ، بالحمَّى والطَّاعونِ . فأمسَكتُ الحمَّى بالمدينةِ، وأرسلتُ الطَّاعونَ إلى الشَّامِ، فالطَّاعونُ شهادةٌ لأمَّتي ورحمَةٌ لهم، ورِجسٌ على الكافرينَ [مسند احمد]

[فاجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور][سورۃ الحج:۳۰]

[إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا][سورۃ الاحزاب:۳۳]

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ][سورۃ المائدہ:۹۰]

عَنْ أَنَسٍ –رضى اللہ عنه – قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ [بخاری]

تمام غیر ماکول لحم جانوروں کا گوبر، لید اور پیشاب نجس نہیں ہے۔

اسی طرح پرندوں کا فضلہ یا بٹ وغیرہ، ان چیزوں کے نجس ہونے پر کوئی صحیح صریح دلیل موجود نہیں ہے جیسا کہ بلی، کتا، گدھا، شیر، کوا، ٹوٹا، چیل۔۔۔

نوٹ: ایک شبہ اور اس کا ازالہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لئے آئے تو مجھ سے فرمایا: تین پتھر لے آؤ۔ مجھے دو پتھر مل گئے تیسرا نہ ملا تو میں ایک لینڈ [گدھے کی لید] لے آیا۔ آپ ﷺ نے پتھر لے لئے اور لینڈ پھینک دیا اور فرمایا: هذا ركس [یہ پلید ہے]۔ [بخاری]

وفي رواية ... والقى الروثة وقال: هي رجس۔ [ابن ماجہ]

[اي مستقذرة]

عن عبدالله ابن مسعود مرفوعًا لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فإنه زاد إخوانكم من الجن [ترمذی]

عن عامر، قال: سألتُ عَلْقَمةَ: هل كان ابنُ مسعود شَهِدَ مع رسول الله -صلى الله عليه وسلم- ليلة الجنِّ؟ قال: فقال عَلْقَمةُ، أنا سألتُ ابنَ مسعود فقلتُ: هل شَهِدَ أحدٌ منكم مع رسول الله -صلى الله عليه وسلم- ليلةَ الجنّ؟ قال: لا، ولكنَّا كنَّا مع رسول الله ذاتَ ليلة ففَقَدْناه فالتمسناه في الأودية والشِّعاب. فقلنا: استُطِير أو اغْتِيل. قال: فبِتْنَا بِشَرِّ ليلة بات بها قومٌ، فلما أصبحْنا إذا هو جاء من قِبَل حِرَاء. قال: فقلنا يا رسول الله فقدْناك فطلبْناك فلم نجدْك، فبِتْنَا بِشَرِّ ليلة بات بها قوم. فقال: أتاني داعي الجنِّ فذهبتُ معه فقرأتُ عليهم القرآنَ. قال: فانطلقَ بنا فأرانا آثارَهم وآثارَ نيرانِهم وسألوه الزاد فقال: لكم كلُّ عظم ذُكر اسمُ الله عليه يقع في أيديكم أوفر ما يكون لحمًا، وكلُّ بَعْرة عَلَفٌ لدوابِّكم. فقال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: فلا تستَنْجُوا بهما فإنَّهما طعامُ إخوانِكم. [مسلم]

وفي رواية "... وكل بعرة أوروثة علف لدوابكم" [ترمذی]

خنزیر کا گوشت علی الراجح نجس نہیں ہے

خنزیر کے نجس ہونے پر کوئی صحیح صریح دلیل نہیں ہے۔

نوٹ: ایک شبہ کا ازالہ:

قال تعالی: [قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ][سورۃالانعام:۱۴۵]

خچر اور گدھا نجس نہیں ہیں

[وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ] [سورۃالنحل:۸]

أنَّ الحَميرَ والبِغالَ كانت تُركَبُ على عهدِ رَسولِ الله صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، ولا بدَّ أن يُصيبَ الراكبَ شيءٌ من عَرَقِها ولُعابِها، ولو كانت نجسةً لبيَّنَه النبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، ولأمَر أمَّتَه بالتحرُّز منه

مسلمان آدمی موت سے نجس نہیں ہوتا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے راستے میں ملے جبکہ میں جنابت سے تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے کھسک گیا اور غسل کر کے آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ابوھریرہ، تم کہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ میں جنابت سے تھا تو میں نے بلا طہارت آپ ﷺ کے پاس بیٹھنا مناسب نہ جانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان الله ان المسلم لا ينجس۔[بخاری]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باندھا "باب: عرق الجنب، وأن المسلم لا ينجس"۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ "موت آنے سے صفتِ ایمان معدوم نہیں ہوتی، لہٰذا جب ایمان باقی ہے تو مرنے والا آدمی نجس نہیں ہے۔"[فتح الباری، ۳/۱۲۷]

ثبت عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال المسلم لا ينجس حيا ولا ميتا-[بخاری]

و فی روایۃ قال ابن عباس رضي الله عنهما: " لا تنجسوا موتاكم ، فإن المؤمن ليس ينجس حيا ولا ميتا-[فتح الباری سند صحیح]

اپنے مردوں کو نجس نہ سمجھا کرو۔

عن ابن عباس مرفوعًا قال: ليس عليكم في غسلِ ميِّتِكُمْ غسلٌ [إذا غسَّلْتُموهُ ، فإنَّ ميتَكُمْ ليسَ بنجِسٍ ، فحسبُكُمْ أنْ تغْسِلُوا أيدِيَكُمْ] [سنن کبری بیہقی ۳۹۸/۱و مستدرک الحاکم ۱/۳۸۶]

وهذا يدل على ان الغسل الميت ليس بواجب بل مستحب احكام الجنائز الالبانی

مردار مچھلی اور ٹڈی

- مچھلی کو شکار کر کے زندہ پانی سے نکال لیا جائے پھر وہ مر جائے۔اسی طرح ٹڈی زندہ پکڑ کر پھر مار دے

- یا مچھلی پانی میں مر جائے پھر پانی سے باہر پھینک دے یا ٹڈی مر جائے اور مل جائے

دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔دونوں حلال اور پاک ہیں۔

عن ابن عمر مرفوعًا :أحل لَكُم ميتتانِ ودَمانِ ، فأمَّا الميتَتانِ ، فالحوتُ والجرادُ ، وأمَّا الدَّمانِ ، فالكبِدُ والطِّحالُ[ابن ماجہ]

ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے ہیں؛دو مردار مچھلی اور ٹڈی اور دو خّن جگر اور تلی ہیں۔

يقول جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثَلاَثَمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ ـ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلاً وَبَعِيرًا ـ فَمَرَّ تَحْتَهُ

وہ جانور جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا

شہد کی مکھی،چیونٹی،سنڈی،مکھی،بچھو،وغیرہ مچھر

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إِذا وقع الذبابُ فِي إِناءِ أحدِكُمْ فلْيمْقُلْهُ، فإِنَّ في أحدِ جناحيْهِ داء، وفي الآخرِ شِفاء [بخاری]

جب تم میں سے کسی ادمی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیئے کہ پوری مکھی ڈبو دے پھر نکال پھینکے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے پر میں شفا ہوتی ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مطعومات اور شروبات جیسے انجیر، سیب، سبزی، کھجور، پنیر وغیرہ میں جو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں تو ان کے مرنے سے وہ چیز نجس نہین ہوتی ہے۔[شرح السنہ للبغوی، ٢٦٠-١١/٢٦١]

قے بھی نجس نہیں ہے

اور جو روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ہم پاخانے، پیشاب، مذی، منی، خون اور قے سے کپڑے کو دھویا کرتے تھے" وہ ضعیف ہے۔

شراب نجس نہیں۔اسی طرح سب نشے والی چیزیں/منشیات

اور جو آیت ہے[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔۔۔][سورۃ المائدہ:٩٠]

"رجس" کا معنی نجس نہیں ہے۔

نجاست سے پاک ہونے کا طریقہ

نجاست عین ہو یا اس کا اثر اسے صرف پانی ہی سے ختم کیا جا سکتا ہے

اس کے علاوہ دیگر مائعات-عرقِ گلاب، دودھ، لسی وغیرہ سے نہیں۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:[وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم][سورۃ الانفال:١١]

اس سے معلوم ہوا کہ پاک کرنے کیلئے اصل چیز پانی ہے۔لہٰذا جہاں نجاست یا گندگی لگی ہو اس جگہ کو اچھی طرح پانی سے دھویا جائے۔لیکن جن اشیاء کو پاک کرنے کا کوئی خاص طریقہ و کیفیت شریعت نے مقرر کیا ہو انہیں اسی طریقے سے پاک کرنا لازمی ہے۔